جناب اشتیاق احمد ظلی

ترکی رہنما نجم الدین اربکانؒ کی شخصیت وخدمات

ترکی میں تحریک احیاء اسلام کے بانی، داعی اور نقیب پروفیسر نجم الدین اربکان (Necmettin Erbakan) نے ۲۷رفروری کو ۸۵سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ انکی پیدائش (۲۹اکتوبر ۱۹۲۶ء) سے دوسال پہلے ترکی میں عثمانی خلافت کا خاتمہ کیا جاچکا تھا' چنانچہ انہوں نے ایک عہد کو دم توڑتے ہوئے دیکھا۔ اللہ نے انہیں ایک نئے دور کے معمار ہونے کی سعادت بخشی' انہوں نے اس مذہب بیزار نظریہ حکومت کو چیلنج کرنے کا حوصلہ کیا اور اپنی آنکھوں سے اس جدوجہد کو کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہوئے دیکھ لیا' وہ صحیح معنوں میں ایک عہد ساز شخصیت کے مالک تھے' اگران کے فکری ارتقاء کا تجزیہ کیا جائے تو یہ حقیقت ابھر کر سامنے آتی ہے کہ اپنے عظیم ورثہ سے محرومی کے شدید احساس اوراس کی بازیافت کی تڑپ نے ان کی شخصیت کی تعمیر وتشکیل میں اہم کردار ادا کیا تھا اور وہ اس ماضی کی روشن روایتوں کے امین تھے۔ جس کے آخری نشانات کو بھی ترکوں کے ذہن ودماغ سے کھرچ پھینکنے کی ہرممکن کوشش کی گئی' چنانچہ جب انکے انتقال پر ترکی کے مشہور روزنامہ 'حریت' کے تجزیہ نگار نے ان کو عثمانی شرافت کا مجسمہ قرار دیا تو وہ غالبًا ان کی شخصیت کے اسی پہلو کی طرف اشارہ کررہا تھا۔

پروفیسر نجم الدین اربکان نے نئے ماحول اور نئے تقاضوں کے تحت تعلیم حاصل کی لیکن اسلام سے وابستگی جو ابتدائی تربیت کی دین تھی اس طرح ان کی شخصیت میں رچ بس گئی تھی کہ کوئی اور رنگ اس رنگ پر غالب نہ آسکا' وہ ایک کامیاب انجینئر اور سائنسداں' ماہر تعلیم اور اعلیٰ درجہ کے سیاست داں تھے' انہوں نے استنبول ٹیکنیکل یونیورسٹی (ITU) سے ۱۹۴۸ء میں ماسٹرس کی ڈگری حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کیلئے جرمنی گئے اور ہاں آخن یونیورسٹی Aachen University سے انہیں پی ایچ ڈی تفویض ہوئی' انہوں نے کچھ دنوں جرمنی کی وزارت دفاع میں بھی کام کیا۔ وہ اس ٹیم میں چیف انجینئر کی حیثیت سے کام کررہے تھے' جس نے جرمنی کا مشہور ٹینک لیوپارڈ (Leopard) ڈیزائن کیا تھا۔ جرمنی سے واپسی کے بعد وہ بعض صنعتی اداروں سے وابستہ رہے' کئی مصنوعات کی ایجاد کا سہرا بھی ان کے سر ہے' انہوں نے اس دوران چیمبرس آف کامرس کے صدر کی حیثیت سے بھی کام کیا۔ تدریسی کیریر کا آغاز انہوں نے استنبول ٹیکنیکل یونیورسٹی سے کیا جہاں ان کو ۱۹۶۵ء میں پروفیسر مقرر کیا گیا۔ ترکی کی سائنسی اور صنعتی ترقی میں' جس پر جدید ترکی کی معاشی خوشحالی کا دارومدار ہے' ان کا کردار بہت اہم رہا ہے' لیکن ان کا اصل کارنامہ ترکی میں احیاء اسلام کے لئے ان کی ناقابل فراموش خدمات ہیں۔ مصطفیٰ کمال پاشا اور ان کے جانشینوں نے ترکی میں جس سیکولر معاشرہ کی

تعمیر وتشکیل کی تھی اس کا خمیر مذہب بیزاری اور اسلام دشمنی سے اٹھایا گیا تھا' اس میں اسلام سے وابستگی کا اعتراف و اظہار جرم کی حیثیت رکھتا تھا' ایسے ماحول میں اسلام کی احیاء کی بات کرنا اور اس کے لئے جدوجہد کرنا آسان نہیں تھا۔ اسی ناممکن کو ممکن بنانے کی جدوجہد سے ان کی زندگی عبارت تھی' عالم اسلام میں آج ترکی کو ایک قائدانہ مقام حاصل ہے' عالم عرب کی موجودہ صورتحال کے تناظر میں ترکی کا نام ایک ماڈل کی حیثیت سے لیا جارہا ہے' اس مقام ومرتبہ تک پہنچنے میں ترکی سب سے زیادہ اسی بطل جلیل کا مرہون منت ہے۔

تعلیم وتدریس اور سائنس وٹیکنالوجی کے میدان میں اپنی مصروفیات اور اکتسابات کے باوجود وہ ملک میں پائی جانے والی صورتحال اور اس کی اصلاح کی ناگزیر ضرورت سے غافل نہیں رہے' طویل غور وفکر کے بعد انہوں نے احیاء اسلام کے مقصد سے ایک لائحہ عمل تیار کیا اور اپنی پوری زندگی اس کو عملی جامہ پہنانے میں گزار دی' اس سلسلہ میں عملی اقدام کا آغاز انہوں نے ۱۹۶۹ء سے کیا۔ اسی سال انہوں نے ایک آزاد امیدوار کی حیثیت سے پارلیمنٹ کے الیکشن میں حصہ لیا اور رکن پارلیمان منتخب ہوئے۔ اسی سال انہوں نے ملیگورس (Milli Gorus) یا ملی نقطہ نظر کے نام سے وہ منشور شائع کیا' جس نے نہ صرف ملک کے اندر بلکہ ملک سے باہر آباد ترکوں کے ذہن ودماغ پر گہرے اثرات مرتب کئے ہیں۔ ملی گورس نے دراصل ایک تحریک کی صورت اختیار کرلی تھی اور ملک سے باہر خاص طور پر جرمنی میں آباد ترک باشندے آج بھی بڑی تعداد میں اس سے وابستہ ہیں' اس تحریک کے ذریعہ کئی ایسے ادارے وجود میں آئے جو خدمت خلق کے میدان میں قابل قدر خدمات انجام دیتے رہے ہیں' لیکن اس تحریک کے ذریعہ پروفیسر اربکان جو بنیادی مقصد حاصل کرنا چاہتے وہ یہ تھا کہ ترکی کی سیاسی زندگی میں اسلام کیلئے جگہ پیدا کی جائے۔ اس میں قوم اور ثقافت کے الفاظ دراصل اسلام کیلئے استعمال کئے گئے تھے' اس کی وجہ یہ تھی کہ ترکی کی سیاست میں اسلام کا استعمال غیر قانونی تھا' اس میں اخلاقی تعلیم کے ساتھ ساتھ صنعتی اور معاشی ترقی پر بہت زور دیا گیا تھا' ترکی میں اسلام کے خلاف جو کچھ ہوا تھا وہ مغربی افکار اور نظریات کے زیر اثر ہوا تھا۔ اس لئے فطری طور پر اس میں مغرب مخالف جذبات کا پرتو نمایاں تھا۔ ترکی میں اسلامی سیاسی پارٹی کا قیام پروفیسر اربکان کی اولیات میں شامل ہے۔ انہوں نے نصف صدی پر محیط اپنی سیاسی زندگی میں متعدد پارٹیاں بنائیں۔ ۱۹۷۰ء میں انہوں نے ملی نظام پارٹی کے نام سے اپنی پہلی سیاسی پارٹی بنائی اس کے بعد ملی سلامت پارٹی' رفاہ پارٹی اور آخر میں سعادت پارٹی بنائی۔ سعادت پارٹی کے علاوہ باقی تمام پارٹیاں مختلف اوقات میں ممنوع قرار پاتی رہیں' کئی بار ان کے اوپر سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینا پر پابندی لگائی گئی۔ ۱۹۹۶ء میں رفاہ پارٹی پارلیمنٹ میں سب سے بڑی پارٹی کی شکل میں منتخب ہوئی اور پروفیسر نجم الدین اربکان وزیر اعظم مقرر ہوئے اور اس طرح انہوں نے ایک نئی تاریخ رقم کی' لیکن ان کی اسلامیت فوج کیلئے ناقابل برداشت قرار پائی اور محض ایک سال بعد انہیں اپنے عہدے سے دست بردار ہونا پڑا۔ ان کی پارٹی ممنوع قرار پائی اور ان کے سیاست میں حصہ لینے پر پابندی عائد کردی گئی' اپنی مختصر حکومت کے دوران انہوں نے اپنے نظریات (بقیہ ص ۵۴ پر)